حبیب الرحمٰن بٹالوی

نئی روشنی

دوپہر......دو بجے کا عمل......راستے میں سڑک پر لوگوں کا ہجوم......دیکھا ایک جوان لڑکی...... بے حس وحرکت، سڑک کے بیچ بے سدھ پڑی تھی......زرد رنگت...... جیسے بدن سے خون نچوڑ لیا گیا ہو......سانس چل رہا تھا جیسے آخری ہچکیاں لے رہی ہو......ایسے لگتا تھا جیسے کوئی حادثہ ہوا ہو......کسی سواری سے بڑی طرح ٹکرا کر گری ہو یا طبعاً بے ہوشی سے دوچار ہوئی ہو......لوگ کانوں کو ہاتھ لگا رہے تھے......بس کے انتظار میں فٹ پاتھ پہ کھڑا ایک لڑکا کہہ رہا تھا...... یہ لڑکی میرے دیکھتے دیکھتے پہل سے گری ہے...... میں دم بخود رہ گیا......اعصاب پر درد والم کا دباؤ......دکھ سے جی بھر آیا...... ذہن میں کئی طرح کے وسوسے آتے چلے گئے......نہ جانے کس گھرانے کی ہے......ماں باپ پر کیا گزرے گی......آخر کون سی ایسی سنگین وجہ تھی کہ یہ اس حالت کو پہنچی......اس بے چاری پر یہ نوبت آئی......گری ہے یا کسی نے دھکا دیا ہے...... شاید کسی نے اغوا کیا ہو......راستے میں جان بچانے کے لیے، گاڑی سے چھلانگ لگائی ہو......خودکشی؟ نہیں......نہیں......

کئی دنوں کے بعد پتہ چلا......لڑکی نے اک تحریر بھی چھوڑی ہے......جس میں لکھا تھا: ''میں وہ بدنصیب لڑکی ہوں جس نے اپنے گھر کی خوشحالی اپنے ہاتھوں برباد کی ہے......میری وجہ سے میرے ماں باپ کو ذہنی اذیت، شرمندگی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑا......اس دن نہ میں اپنے باپ سے بدتمیزی کرتی......نہ میرے والد میری ماں کو طلاق دیتے۔ نہ ہمارا گھر اجڑتا...... باپ کے جانے کے بعد میں پریشان رہی ہوں۔ میری برداشت اب جواب دے گئی۔ امید ہے میرے والدین اور بہن بھائی مجھے معاف کر دیں گے۔''

بعد میں قریبی لوگوں سے واقعے کا علم ہوا۔ ایک خوشحال گھرانہ ہنسی خوشی رہ رہا تھا......بچوں میں سے ایک بیٹی، یونیورسٹی کی طالبہ تھی......علم حاصل کرنا کوئی عیب کی بات نہیں مگر برا ہو اس مخلوط تعلیم کا جس کی وجہ سے یہ لڑکی اس حالت کو پہنچی۔

ہوا یوں کہ بیٹی نے کلاس فیلو (ایک لڑکے) کا نام ماں باپ کو شادی کے لیے تجویز کر دیا۔ کہ آج کل شرم وحیا تو الیکٹرانک میڈیا نے ختم کر کے رکھ دی ہے۔ موبائل، انٹرنیٹ اور نام نہاد روشن خیالی کی ترجمان این جی اوز، ملٹی نیشنل کمپنیاں ''بات کرو، ساری رات کرو'' کے کلچر نے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے سینوں سے نکال دی ہے...... ماں باپ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ لڑکا کھاتے پیتے گھرانے کا ہے، بیٹی کا نکاح کر دیا اور یہ طے پایا کہ تعلیم کی تکمیل کے بعد بیٹی کی باقاعدہ رخصتی کر دی جائے گی......مگر جوانی کا گھوڑا منہ زور ہوتا ہے۔ بقول شورش کاشمیری، جوان کی رگوں میں بجائے خون کے شراب دوڑتی ہے......لڑکا لڑکی دونوں نہ رہ سکے۔ لڑکے نے لڑکی والوں کے گھر آنا شروع کر دیا......گلی محلے والوں نے انگلیاں اٹھائیں......رشتے داروں نے باتیں بنائیں......تھوئی تھوئی تک بات جا پہنچی......میاں نے بیوی سے کہا......

لڑکے کو روکو...... ابھی گھر نہ آیا کرے بری بات ہے...... بڑا سمجھایا مگر بیوی نے بات کو زیادہ اہمیت نہ دی...... بیٹی کی مرضی کے مطابق اس کا ساتھ دیتی رہی...... کہ مائیں ہی بچوں کو سنوارتی ہیں اور مائیں ہی بگاڑتی ہیں...... اندر ہی اندر لاوا پکتا رہا...... میاں بیوی میں تکرار، تلوار بنتی چلی گئی...... میاں نے ایک دن بیوی کو برا بھلا کہا کہ بات ہی ایسی تھی...... بیٹی باپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگی۔ ”جب ہمارا نکاح ہو چکا ہے پاپا! تو آپ کون ہوتے ہیں پابندیاں لگانے والے؟ ماں نے بیٹی کی تائید کی...... مغرب نے مشرق کو لتاڑ دیا...... نئی تہذیب پرانی تہذیب پر غالب آگئی...... روشن خیال بیٹی نے، بنیاد پرست باپ کو کہیں کا نہ چھوڑا...... باپ کے لیے ڈوب مرنے کا مقام تھا......

مرتا کیا نہ کرتا...... بیوی کو باقاعدہ طلاق دی اور تن تنہا باہر چلا آیا...... بیوی روتی ہوئی بھائیوں کے ہاں چلی گئی۔ بچے برباد ہو کے رہ گئے...... نئی روشنی کے ہاتھوں اچھا بھلا گھر اجڑ گیا...... اور ماضی کے اس واقعے کو سامنے رکھتے ہوئے حال یہ کہہ رہا ہے کہ:

کل تک جسے دامن میں چھپاتی تھی شرافت
ہر بزم میں رقصاں وہ ادا دیکھ رہا ہوں
اے عیش پرستان چمن وقت کے بندو!
میں وقت کی آنکھوں میں دغا دیکھ رہا ہوں

مسافرانِ آخرت

- چیچہ وطنی میں دارالعلوم ختم نبوت کے معان محمد شفیق اور محمد سعید (برمنگھم) کی والدہ ماجدہ، انتقال: 13/ مارچ جمعۃ المبارک
- انجمن اسلامیہ جامع مسجد چیچہ وطنی کے صدر چودھری اختر علی ڈوگر، 14/ مارچ ہفتہ کو انتقال کر گئے
- سید میر رضاء الدین احمد، (چیچہ وطنی) کے برادرِ بزرگ اور سید رضوان الدین احمد صدیقی مرحوم کے کزن پروفیسر میر معیذ الدین احمد 19/ مارچ جمعرات کو انتقال کر گئے۔
- ملتان میں ہمارے ساتھی اشفاق احمد کے بھائی 27/ فروری کو انتقال کر گئے
- دفتر احرار چیچہ وطنی کے کمپیوٹر سیکشن کے انچارج شاہد حمید کی اہلیہ کے ماموں محمد رفیق (گوجرہ) 23/ مارچ پیر کو انتقال کر گئے
- جامعہ خیر المدارس کے استاذ مولانا قاری محمود احمد جھنگوی کی دختر 26/ فروری کو انتقال کر گئیں
- مدرسہ معمورہ ملتان کے سابق طالب علم حافظ وسیم اللہ کی نانی صاحبہ 19/ مارچ کوناگڑیاں (گجرات) میں انتقال کر گئیں
- نقیب ختم نبوت کے سرکولیشن منیجر محمد یوسف شاؔد کے ماموں ابو سلیم اللہ بخش ڈرائیور 23/ مارچ کو انتقال کر گئے
- مجلس احرار اسلام ملتان کے قدیم کارکن اقبال چغتائی کی جواں سال بیٹے حامد اقبال 22/ مارچ کو ٹریفک حادثے میں انتقال کر گئے

قارئین سے درخواست ہے کہ مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور دعاءِ مغفرت کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے (آمین)